49899- فقراء پر زکاۃ تقسیم کرنے کے لیے زکاۃ حاصل کی تو کیا وہ خود بھی اس سے لے سکتا ہے ؟

سوال

سوال : میرے ایک دوست نے مجھے مستحقین پر تقسیم کرنے کے لیے زکاۃ کی رقم دی ہے ، میں نے اس میں سے کچھ تو تقسیم کر دی ہے ، اور باقی رقم تقسیم کر رہا ہوں ، لیکن میں اس وقت خود بھی رقم کا محتاج ہوں ، کیونکہ میری شادی ہونے والی ہے ، اور اسی طرح میرا مکان بھی تیار ہونے والا ہے جو ابھی بنا نہیں ، اور اسی طرح میں اس وقت مقروض بھی ہوں ، تو کیا مجھے زکاۃ کا مال لینے کا حق حاصل ہے یا نہیں ؟ یہ علم میں رہے کہ میں اس وقت اپنے دوست کو کہہ نہیں سکتا ؟

پسندیدہ جواب

آپ کو اس مال سے لینے کا کوئی حق حاصل نہیں ، کیونکہ مالک نے آپ کو یہ مال تقسیم کرنے کے لیے دیا ہے ، نا کہ خود رکھنے کے لیے ، تو اس طرح آپ صاحب مال کے نمائندہ ہیں ، اور آپ اس میں اتنا ہی کر سکتے ہیں جتنا مالک نے آپکو اختیار دیا ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے فتاوی أرکان الإسلام (ص 447) میں مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک فقیر شخص اپنے دوست سے یہ کہہ کر زکاۃ وصول کرتا ہے کہ وہ اسے تقسیم کرے گا ، اور پھر وہ خود رکھ لیتا ہے ، تو اس عمل کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس شخص کے لیے یہ حرام ہے ، اور امانت کی خلاف ورزی ہے ، کیونکہ اس کے دوست نے یہ رقم اسے بطور وکیل دی ہے کہ وہ کسی دوسرے کو دے ، اور وہ خود اسے رکھ رہا ہے ، اہل علم نے بیان کیا ہے کہ وکیل کے لیے جائز نہیں کہ اسے جس چیز کا وکیل بنایا گیا ہو اس میں وہ اپنے لیے تصرف کرے ۔

چنانچہ اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے دوست کو ساری بات بتا دے کہ پہلے وہ جو کچھ تقسیم کرنے کے لیے لیتا رہا ہے وہ خود رکھ لیا کرتا تھا اگر تو وہ اسے اس کی اجازت دے دیتا ہے تو پھر ٹھیک ، اور اگر اجازت نہیں دیتا تو وہ دیندار ہو گا یعنی اس نے اپنے دوست کی زکاۃ ادا کرنے میں سے جو کچھ خود رکھا ہے وہ اس کی ادائیگی کا ضامن ہے ۔

اور اس مناسبت سے میں ایک مسئلہ کی طرف تنبیہ کرنا چاہتا ہوں جو بعض جاہل قسم کے لوگ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ :

وہ خود فقیر اور محتاج ہوتا ہے تو زکاۃ لیتا ہے ، پھر اللہ تعالی اسے مالدار اور غنی کر دیتا ہے ، تو لوگ اسے اس بنا پر دیتے ہیں کہ وہ ابھی تک فقیر اور محتاج ہے ، تو وہ پھر لے لیتا ہے ، اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو لوگوں سے لے کر کھا لیتے اور یہ کہتے ہیں : میں نے لوگوں سے سوال تو نہیں کیا مانگا تو نہیں ، یہ رزق تو اللہ تعالی نے میری طرف بھیجا ہے ، حالانکہ یہ حرام ہے ، کیونکہ جسے اللہ تعالی غنی اور مالدار بنا دے اس کے لیے زکاۃ میں سے کوئی چیز لینی حرام ہو جاتی ہے ۔

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو زکاۃ لے کر پھر کسی اور کو دے دیتے ہیں ، حالانکہ زکاۃ ادا کرنے والے نے اسے وکیل نہیں بنایا ہوتا ، تو یہ بھی حرام ہے اور اس کے لیے ایسے کرنا حلال نہیں ، اگرچہ یہ پہلے سے ذرا کم درجے کا گناہ ہے ، لیکن اس پر ایسا کرنا حرام تھا ، اور اس پر زکاۃ والے کی زکاۃ کی ضمان ہے ، یعنی اگر زکاۃ ادا کرنے والا اسے اس کی اجازت نہیں دیتا تو اس کا یہ تصرف جائز نہ ہو گا (بلکہ وہ اپنی طرف سے ادائیگی کرے گا)

اور دائمی فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کچھ لوگوں نے مجھے زکاۃ کا مال دیا کہ میں اسے شرعی مصارف میں خرچ کروں، میں نے زکاۃ کی رقم لے کر کچھ تو تقسیم کر دی، لیکن کچھ اپنے لیے رکھ لی؛ کیونکہ مجھے شادی اور گھر کی مرمت کے لیے رقم کی ضرورت تھی اس لیے کہ گھر شادی کے لائق نہ تھا، اور میری نیت تھی کہ میں اس کی ادائیگی کر دونگا، لیکن اب حالات اس کی ادائیگی کی اجازت نہیں دیتے، تو اس کا حل کیا ہو گا؟ کیا میرا یہ مال لینا حلال ہے یا حرام؟ اور کیا اس کی ادائیگی لازمی ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا :

وہ رقم جو زکاۃ کے مستحقین پر تقسیم کرنے کی غرض سے آپ کو دی گئی تھی آپ اس میں سے نہیں رکھ سکتے، لہذا آپ پر رقم اصل مالکان کو ادا کرنا واجب ہے، یا پھر آپ اس رقم مستحقین کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے کیے پر توبہ و استغفار بھی کریں۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (436/9)

واللہ اعلم.